© rasailojaraid.com

زفیضِ صحبتِ دانندگانِ راہِ سلوک — بیا بہ منزلِ قُرب و قرینِ جاناں باش
تو عشق ورز بہ سلطاں نہ باز رو جاہش — کہ از حصولِ رضایش بہ خلق سلطاں باش
ترا دریں تنِ خاکی نہادہ اندازاں — کہ خود بہ حلم و تواضع بخاک یکساں باش

ہزار سال غمت گر بہ جاں گشد سیماب
ہنوز حرص بہ بندش ہزار چنداں باش

غزل

از

(جناب آلم مظفرنگری)

جب دل کے دونوں حرف بہم کر دیئے گئے — معنی طرازِ لوح و قلم کر دیئے گئے
خود ہو گئے وہ عیشِ دو عالم سے بے نیاز — جو آشنائے لذتِ غم کر دیئے گئے
اس کے سوا حقیقتِ عالم ہے اور کیا — ذرے ملا کے چند بہم کر دیئے گئے
تقلیدِ رہنما کا نتیجہ تو دیکھئے — منزل سے دور اور بھی ہم کر دیئے گئے
بڑھتی ہی جا رہی ہے اب افسردگیٔ شوق — ہم کیوں رہینِ لطف و کرم کر دیئے گئے
سمجھا نہ جن کو در خورِ میخانہ عشق نے — وہ جام وقفِ محفلِ جم کر دیئے گئے
نسبت نہ جن کو تھی کوئی ایمان و کفر سے — وہ کیوں شریکِ دیر و حرم کر دیئے گئے
زاغ و زغن کے شور سے کم رتبہ آج کل — نغماتِ طائرانِ حرم کر دیئے گئے
پوچھیں گے باغباں سے کہ فصلِ بہار میں — کیوں دور صحنِ باغ سے ہم کر دیئے گئے
آج ان کی بزمِ ناز میں اہلِ ہوس کے ساتھ — درجاتِ اہلِ عشق بھی کم کر دیئے گئے
یہ سوچتا ہوں دیکھ کے فردِ عمل کو میں — کس کے گناہ اس میں رقم کر دیئے گئے

نغمے آلم بہ لحنِ حجازی جو کہتے مرے
وہ سب ہی وقفِ سازِ عجم کر دیئے گئے

© rasailojaraid.com